روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲ | منگل ۱۲- شعبان ۱۴۱۴ھ‘ ۲۵- صلح ۱۳۷۳ ہش‘ ۲۵- جنوری ۱۹۹۴ء

شرک کی تین اقسام

شرک تین قسم کا ہے اول یہ ہے کہ عام طور پر بت پرستی‘ درخت پرستی وغیرہ کی جاوے- یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے- دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا یہ شرک ہے تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے- موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ذکر الٰہی سے خدا کی طرف جانے کے عظیم سفر کی تیاری کریں

ذکر الٰہی سے وہ مرتبہ ملتا ہے کہ خدا خود کہتا ہے کہ آ اور میری جنت میں داخل ہو جا

ہر لذت کا منبع بقا کے احساس کی تشفی ہے اور ہر تکلیف بقا کو خطرے میں ڈالنے سے حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ ۲۱- جنوری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ جو بیت الفضل سے دنیا بھر میں احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا-

(خطبے کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۲۱- جنوری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ذکر الٰہی کے ذریعے سے اپنی وہ حیثیت بنائیں جو خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے عظیم سفر میں کام آئے گی- اس سے روحانی نشوونما کا سلسلہ شروع ہو گا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر لذت کا منبع بقا ہے اور ہر تکلیف اس وقت آتی ہے جب بقا کو خطرہ لاحق ہوتا ہے- حضور نے چار وفات شدگان کا بھی تذکرہ فرمایا-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم- ٹی- اے (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا- اس کے علاوہ ریڈیو کے ۲۵ میٹر بینڈ پر بھی خطبہ ہر جمعے کو نشر کیا جاتا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کی ابتدا میں فرمایا کہ پہلے آج مختلف علاقوں میں ہونے والے احمدی دینی اجتماعات کا تذکرہ کرتا ہوں- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل مقامات کے دینی اجتماعات کا ذکر فرمایا‘

حلقہ شور کوٹ ضلع جھنگ- اور چک سکندر ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ- چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ- ضلع بھکر کا سالانہ جلسہ- مجلس انصار اللہ بنین (افریقہ) کا تیسرا سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ میں میں نے ذکر کیا تھا حضرت مسیح موعود‘ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے‘ نے فرمایا ہے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں- اس کے پیش نظر ایک عام آدمی جس کے تمام تر تجربے مادی لذات میں ہوتے ہیں وہ کس طرح خدا سے رابطہ کر سکتا ہے- جس طرح جانور اپنی لذات سے بڑھ کر لذت کا تصور ہی نہیں کر سکتے اس طرح انسان کس طرح خدا کی ذات میں لذت ڈھونڈے- اس کو کھانے پینے وغیرہ کی لذات کا پتہ ہے- لیکن یہ تمام ایسی لذات ہیں کہ ان کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نکتے کی وضاحت میں ایک نہایت گہرا‘ پر حکمت اور اچھوتا فلسفہ بیان فرمایا- حضور نے فرمایا کہ ہر لذت کا منبع اور مبداء ایک ہی ہے یعنی انا- اللہ کی اَنا- اللہ کا اپنے نفس کے وجود کا احساس- اسی سے ہر دوسری چیز پھوٹی ہے- اسی سے زندگی کا سفر شروع ہوتا ہے اور زندگی کا آخری نکتہ بھی انا ہی ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے وہ انا مراد نہیں جس کا شاعری مین ذکر آتا ہے- یعنی منفی احساس نہیں- جس کا مطلب بڑائی اور تکبر ہے- انا سے مراد وہ احساس وجود ہے جو ہر دوسری چیز سے زیادہ پیارا ہے- زندگی کے آغاز سے ہی زندگی کا ہر ذرہ انا رکھتا ہے- اور یہ انا ہی اسے دوسری چیزوں سے ممتاز کرتی ہے- تمام تر ارتقاء انا ہی کے گرد گھوم رہا ہے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بہت گہرا مضمون ہے ہم اپنی لذات کو اگر تجزیہ کرتے ہوئے آغاز تک پہنچانے کی کوشش کریں تو پتہ لگے گا کہ ہر لذت کا منبع انا ہے- ہر زندہ چیز اپنے ماحول سے کچھ چیزیں لیتی ہے- مثلاً کھانے پینے کے ذریعے کچھ چیزیں لیتی ہے- یہ چیزیں اس کی بقا کے لئے ضروری ہیں- اس میں اسے لذت آنے لگتی ہے- پس پتہ چلا کہ اصل لذت بقا میں ہے- اصل مزا اس میں ہے کہ ہم پھیل رہے ہیں‘ بڑھ رہے ہیں- ہم طاقت میں ہیں-

حضور نے فرمایا کہ ہمیں مختلف حواس دیئے گئے ہیں مثلاً کھانا‘ پینا‘ چھونا‘ چکھنا وغیرہ- اس کے لئے دماغ کو صلاحیت دی گئی ہے کہ وہ یہ محسوس کرے کہ بقا کے لئے کیا چیز ضروری ہے- ان کو محسوس

مسلسل صفحہ ۲ پر

ولادت

○ مکرم چوہدری عطاء الرحمان صاحب نائب ناظر تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲- دسمبر ۹۳ء کو چوتھی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عافیہ رحمان" عطا فرمایا ہے- نومولودہ حضور کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے-

اللہ تعالیٰ اسے نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے-

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹرز کی چند آسامیاں خالی ہیں- جن کی تفصیل درج ذیل ہے-

پتھالوجسٹ سپیشلسٹ 1
گریڈ 4065-271-6775

میڈیکل آفیسر (میڈیکل) 1
گریڈ 3170-275-5750
500 NPA

میڈیکل آفیسر (سرجیکل) 1
گریڈ 3170-275-5750
500 NPA

ویمن میڈیکل آفیسر (گائنی) 1
گریڈ 3170-275-5750
500 NPA

ڈینٹل سرجن 2
گریڈ 3170-275-5750
500 NPA

آئی رجسٹرار 1
گریڈ 3170-275-5750
500 NPA

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں یکم فروری ۱۹۹۴ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچا دیں-

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

کرنے کا نام لذت نہیں ہے۔ لذت دماغ کے اطمینان میں ہے۔ کہ جو چیز بقا کے لئے ضروری تھی وہ مل گئی۔ حضور نے فرمایا کہ احساس وجود کی تقویت کے نتیجے میں زندگی ایک لمبے سفر سے گزری ہے۔ اور ہر مرحلے پر اس میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ سفر بالآخر انسان کی تخلیق کے مرحلے پر آکر ختم ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا حواس خمسہ تک پہنچنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا احساس اتنا ممکن نہ تھا۔ مثلاً اگر انگلی کو کاٹا جائے۔ تو درد ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیوں درد ہوتی ہے؟ اس کا ایک ہی آخری نتیجہ نکلتا ہے کہ وجود کی بقا کو خطرہ تھا۔ اسی کے مختلف نام ہیں کبھی یہ بھوک ہے، کبھی گرمی سردی وغیرہ اگر کوئی شخص حواس خمسہ تک پہنچنے کے بعد رک جائے تو گویا وہ اندھا ہی مرجائے گا۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے بقا کے احساس تک رسائی ہوگی۔ حضور نے فرمایا پس میں جس احساس انا کی بات کررہا ہوں وہ اللہ کے احساس انا کی تصویر ہے۔ جو زندگی میں ڈھلا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنسی احساسات جن کا بظاہر روحانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ بھی دراصل اسی بقا کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں۔ انسان اپنے مادی وجود کے ساتھ ایک حد سے آگے نہیں جا سکتا۔ اپنے آپ کو باقی رکھنے کی خواہش نے جنسی احساسات کے ذریعے اس کی بقا کا انتظام کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنی انا سے یہ سب چیزیں آپ کو عطا کی ہیں۔ یہ مذہب کا مضمون ہے کہ ہم اپنی لذتوں کو اللہ کی طرف منتقل کرنے کا سفر شروع کریں۔ یہ سفر ہی روحانی ترقی کا سفر ہے۔ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بقا تو دراصل خدا میں ہے اس سے ہمیں روحانی لذت ملتی ہے۔ یہ وہی لذت ہے جو مرنے کے بعد جی اٹھنے سے پہلے، جنت تک پہنچنے کے دوران ہماری مدد کرتی ہے۔ اس سفر کے لئے زندگی میں ہی تیاری کرنی ہوگی۔ زاد راہ کے بغیر تو کوئی سفر ممکن نہیں ہوتا۔ جس طرح جنت تک پہنچنے کے لئے جنتی کو زاد راہ ملتا ہے۔ اسی طرح بعض اور وجود ہوتے ہیں جن کو جہنم تک پہنچنے کے لئے منفی اعصاب ملے ہوتے ہیں۔ وہ غیر معمولی تکلیف کے احساس سے جہنم بنا دیتے ہیں۔

بقا کے خلاف جو بھی چیز عمل دکھاتی ہے وہی تکلیف ہے۔ اور جو چیز بقا میں ممد ہوتی ہے وہی لذت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب شعور کے احساس کے ساتھ اللہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو ایک نیا احساس لذت جنم لیتا ہے۔ اس مرحلے پر ادنیٰ لذتیں فراموش ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں یہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے اس کے سوا کسی کا تصور بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ سفر روحانی لذات حاصل کرنے کے لئے اللہ کی طرف کیا جاتا ہے اسی نے ہماری جنت کی صلاحیتیں پیدا کرنی ہیں۔ اس کی تیاری کے بغیر مزا کیسے اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایک بچہ جو بغیر آنکھوں کے پیدا ہوتا ہے وہ حسین نظاروں اور حسین اشیاء کو دیکھنے کی لذت کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ جس کو کان ہی نصیب نہیں اس کو چاہے جتنی خوبصورت آوازوں کی محفل میں بٹھا دیں اسے کوئی لطف حاصل نہیں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس رخ سے دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ ہم اپنی جنت کی خود تعمیر کرتے ہیں۔ جتنا جتنا روحانی صلاحیت کے ذرائع میں ترقی کریں گے اتنا ہی جنت کی لذت حاصل ہوگی۔

حضور نے فرمایا ہم دعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آنحضرت ﷺ کے قدموں میں اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اس کا کیا فائدہ؟ جب آپ نے وہ روحانی لذت حاصل کرنے کی تیاری ہی نہیں کی۔ جب آپ اس روحانی لذت حاصل کرنے کے اہل ہی نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ ایک اندھا دعا مانگے کہ خدایا مجھے حسین ترین نظاروں میں پہنچا دے اور خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کر کے اسے ایک حسین و جمیل وادی میں پہنچا دے تو اس کے پاس تو آنکھیں ہی نہیں ہیں وہ وہاں سے کیا لذت حاصل کرے گا؟ وہ تو اندھے کا اندھا ہی رہے گا۔ اسی لئے ان تمام لذات میں گہری حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اس سفر کا آغاز اللہ ہی سے شروع ہوتا ہے اور اللہ ہی پر ختم ہوتا ہے۔ تو جس کا سفر اندھا شروع ہوگا وہ اندھا ہی ختم ہوگا۔ اس کو مرنے کے بعد کسی لذت کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔ جس کے دل میں اللہ کی طرف جانے کی تمنا پیدا ہو رہی ہوگی یہ تمنا رفتہ رفتہ اسے روحانی اعصاب بھی عطا کر دے گی۔

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا ہم الم کا ترجمہ انا اللہ اعلم کرتے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہ مطلب بھی درست ہے مگر قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کا مفہوم یہ نکالتا ہوں کہ الف لام میم میں الف سے مراد انا' لام سے مراد اللہ اور م سے مراد رحیمیت و رحمانیت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ اپنے وصال کے وقت اللھم فی الرفیق الاعلیٰ بار بار فرما رہے تھے۔ گویا اپنے رب سے عرض کر رہے تھے کہ اے اللہ اب میں اپنے رفیق اعلیٰ میں ڈوبنے کا تصور کر رہا ہوں۔ دنیا کے سب رفیق تیرے مقابلے میں ادنیٰ ہیں۔ ایک ہی ہے جو رفیق اعلیٰ ہے جس کے ساتھ رفاقت کی تمام اعلیٰ صفات وابستہ ہیں۔ یہ ہے مرجع تام۔ جب باشعور طور پر خدا کی طرف لوٹنے کی تمنا ہو۔ اور آپ ﷺ کی ساری زندگی کا مضمون آپ کے پیچھے اس کا گواہ ہو۔ ایسے نفس کو خدا فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس میں جنت کی کوئی تصویر نہیں کھینچی۔ یہ ایک ایسی اعلیٰ جنت ہے جس کی کوئی تمثیل نہیں ہے۔ باقی جنتیں چاہے کتنی ہی دلکش کیوں نہ ہوں جس کو اللہ اپنی جنت کی طرف بلائے اس کی تو بات ہی اور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس عظیم سفر کی تیاری کریں اپنی حیثیتیں خود بنائیں یہ ذکر الٰہی سے بنیں گی۔ ذکر الٰہی سے جو پھل پھوٹیں گے۔ اس سے روحانی نشو ونما کا سلسلہ شروع ہوگا اور بالآخر وہ مرتبہ حاصل ہوگا کہ اللہ کی اعلیٰ لذت کے سوا اور کوئی لذت باقی نہ ہوگی۔ حضور نے فرمایا یہ ذکر ہے جس کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔

آخر میں حضور نے چار مرحومین محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا' محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب ناظر مال خرچ' محترم سید سخاوت شاہ صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد کراچی' اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب اسیر راہ مولا ننکانہ صاحب کی وفات کی خبر دیتے ہوئے ان کا ذکر خیر فرمایا۔ آخر میں فرمایا کہ ہماری کوشش ہے کہ ریڈیو پر بھی زیادہ وقت حاصل کیا جائے اور اس کی طاقت بھی بڑھوالی جائے۔

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

نائب ناظر ضیافت

حافظ مظفر احمد

صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

قد لمبا گورا رنگ، چہرہ دبلا، خفیف جسم، آنکھیں دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی۔ آپ کا نام عبداللہ اور والد کا نام عثمان بن عامر تھا شجرہ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرت ﷺ سے جاملتا ہے۔ والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر بن عامر تھا کنیت ام الخیر مشہور تھی۔ والد کی کنیت ابو قحافہ تھی۔

بعض روایات میں زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الکعبہ بھی آیا ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کا خطاب عتیق تھا جس کے معنے آزاد کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ عتیق من النار یعنی آگ سے آزاد بیان کی جاتی ہے۔ اسی طرح صدیق بھی آپ کا لقب ہے جو آنحضرت ﷺ کی بلا تردد تصدیق کرنے پر آپ کو نصیب ہوا۔

آپ قبیلہ تیم بن مرہ بن کعب سے تعلق رکھتے تھے۔ عرب کے مختلف قبائل میں مختلف کام تقسیم تھے اس قبیلے کا کام خون بہا اور دیتیں جمع کرنا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے قبیلہ میں یہ اہم کام سرانجام دیتے اور خون بہا کی رقوم جمع کرنے کے علاوہ فیصلہ وغیرہ کرنے کی ذمہ داری بھی آپ پر تھی۔

عرب کے رواج کے مطابق آپ نے بھی تجارت کا پیشہ اختیار کیا آپ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک اور ایمان دار تاجر تھے۔ آپ نے جاہلیت کے زمانہ میں بھی جب کہ شراب عربوں میں پانی کی طرح استعمال ہوتی تھی کبھی شراب نہ پی۔ علم انساب کے بڑے ماہر تھے۔

آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد آپ کے محلہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ اس دوران آپ کا دوستانہ حضرت ابوبکرؓ سے ہوا۔ اور تقریباً ایک ہی قسم کی عادات نیک خیالات اور پاک وصاف دل رکھنے کے باعث یہ دوستی اور بھی گہری ہوتی گئی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوت فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ان دنوں باہر سفر پر تھے۔ جب واپس مکہ پہنچے تو آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کی خبر ہوئی۔ آپ فوراً حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعویٰ کے بارہ میں استفسار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے دلائل سے سمجھانا چاہا تو آپ نے فرمایا مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ نے دعویٰ فرمایا ہے یا نہیں؟ اس پر آپ نے اثبات میں جواب دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے فوراً بیعت کرلی۔ مولانا روم خوب فرماتے ہیں۔

لیک آں صدیق حق معجز نخواست
گفت ایں رو خود نہ گوید غیر راست

یعنی حضرت ابوبکرؓ نے کوئی معجزہ آپ کی صداقت پر طلب نہ کیا۔ اور یہ دیکھ کر بیعت کرلی کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔

ابن عبدالبرؒ لکھتے ہیں کہ آپ مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور آپ کی چار پشتوں کو صحابہ رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ ہمہ تن اسلام کی تبلیغ میں اور دوسرے دینی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ آپ کی تبلیغی کاوش کے نتیجہ میں مکہ کے مایہ ناز فرزند اسلام کی گود میں آگئے۔ جن میں حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، اور حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف شامل ہیں یہ سب اصحاب کبار صحابہ اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے۔ مسلمان ہونے کے بعد آپ نے جب مسلمان غلاموں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا تو ان کو خرید کر آزاد کرا دیا۔ ان آزاد ہونے والے غلاموں میں حضرت بلالؓ عامر بن فہیرہ نذیریہ نہدیہ بنت نہدیہ اور جاریہ بن نوفل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی حضرت ابوبکر نے بیسیوں غلاموں کو خرید کر آزاد کروایا۔ اور اپنے مال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کیا۔

آپ کے ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے کہ ابھی مسلمان چالیس افراد سے بھی کم تھے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے بڑے اصرار کے ساتھ خانہ کعبہ میں اعلانیہ عبادت کرنے کی درخواست کی اور مجبور کر کے خانہ کعبہ لے گئے۔ کفار نے خانہ کعبہ میں عبادت کرتے دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ کو خوب پیٹا یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر گھر پہنچایا گیا۔ جب ذرا آرام آیا تو پوچھنے لگے میرے آقا کا کیا حال ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ کو تو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

بیعت کے بعد آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔ اور آپ دین کی اشاعت اور آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے آپ کے آگے پیچھے کمربستہ رہے۔ اور آنحضور ﷺ کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی۔

ایک دفعہ ایک کافر نے ایک کپڑا آنحضرت ﷺ کے گلے میں ڈال کر بل دینے شروع کئے۔ یہاں تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے آپ کو چھڑایا اور کہا کہ تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ جب مکہ میں تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں۔ تو آپ کو دربار نبوی سے ہجرت حبشہ کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ ابھی آپ مکہ سے باہر ہی نکلے تھے کہ ایک کافر ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اسے سارا قصہ سنایا۔ اس نے کہا انک تحمل الکل کہ آپ تو دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایسا مرنجاں مرنج انسان ہم مکہ سے کیسے جانے دیں یہ کہہ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امان دے کر واپس لایا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ صبح کے وقت قرآن شریف کی تلاوت بڑے درد و سوز اور خوش الحانی سے کرتے تو بچے

باقی صفحہ ۴ پر

عبدالسمیع خان

گرھن کب اور کیسے ظاہر ہوا

حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے)۔ نے جب دعویٰ فرمایا اور ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو لوگوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ سورج اور چاند گرھن کا یہ نشان دکھائیں۔ یہ مطالبہ جائز تھا اور آہستہ آہستہ بڑھتا چلا گیا۔ اور تمام علاقوں میں اس کی شہرت ہو گئی۔ تو حضور نے خدا سے بار بار دعا کی کہ وہ آپ کو ایسا نشان عطا فرمائے جس سے آپ کی صداقت ساری دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ چودھویں صدی ہجری کے گیارھویں سال ۱۳۱۱ھ میں ان تمام شرائط کے ساتھ پیشگوئی کے مطابق سورج اور چاند گرھن کا نشان ظاہر ہوا۔

۱۔ رمضان کا مہینہ تھا

۲۔ چاند گرھن تیرہ رمضان ۱۳۱۱ھ عیسوی کیلنڈر کے لحاظ سے ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء کو ہوا۔

۳۔ سورج گرھن ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ عیسوی کیلنڈر کے مطابق ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو ظاہر ہوا۔

۴۔ امام مہدی ہونے کے دعویدار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ موجود تھے۔ اور انہوں نے اس نشان کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ آپ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

آج کل بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ سو سال پہلے کا یہ واقعہ ہمارے لئے کیسے نشان ہو سکتا ہے۔ ہمیں کیسے پتہ لگے کہ یہ نشان ظاہر ہوا۔ کیونکہ یہ نشان دیکھنے والوں میں سے تو کوئی بھی آج زندہ نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ علم فلکیات کے ماہرین نے چاند سورج گرھن کے سو سالہ ریکارڈ پر مشتمل امریکہ اور یورپ سے جو کتابیں شائع کی ہیں ان میں ۱۸۹۴ء کے اس عظیم الشان گرہن کا نہ صرف ذکر موجود ہے بلکہ انہوں نے نقشوں کے ذریعے اس گرھن کے وسیع علاقوں کو بھی ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح اس زمانے کے اخبارات نے بھی اس واقعہ اور نشان کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنے ۲۲ مارچ ۱۸۹۴ء کے پرچہ میں اس گرھن کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اخبار سراج الاخبار نے ۱۱۔ جون ۱۸۹۴ء کی اشاعت میں تسلیم کیا ہے کہ چاند گرہن ۱۳۔ رمضان کو اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو واقع ہو چکا ہے۔ جسے حضرت مرزا صاحب اپنی سچائی کے نشان کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ چاند کی پہلی رات گرہن سے مراد یکم رمضان کی تاریخ ہے نہ کہ تیرہ رمضان اور سورج کے درمیانی دن گرھن لگنے سے مراد ۱۵ رمضان تھی نہ کہ ۲۸ رمضان ان کا یہ اعتراض اس لئے بے جا اور ناقابل قبول ہے کہ پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جب کہ حدیث میں قمر کا لفظ ہے جو پہلی رات کے چاند پر استعمال نہیں ہوتا۔ دوسرے چاند اور سورج کی مقررہ تاریخوں کے خلاف گرھن لگنا علم سائنس کی رو سے ناممکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ اور یہ اعتراض محض حضرت مرزا صاحب کے انکار کا ایک کمزور بہانہ ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

میاں محمد ابراہیم

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا شاندار ماضی

کل اتفاق سے میرا موجودہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے جو آج کل گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کہلاتا ہے۔ گزر ہوا تو خیال آیا کہ کسی تعلیمی ادارہ کی عظمت اس کی عمارت کی کیفیت سے نہیں بلکہ اس کی اخلاق اور تمدنی اقدار سے جانچی جاتی ہے۔

جب تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۹۵۲ء میں ربوہ میں منتقل ہوا۔ تو ایک معمولی سی عمارت میں چنیوٹ سے منتقل ہوا۔ لیکن اسی سال اس کے طلباء نے پنجاب بھر میں اپنا لوہا منوا لیا۔ یونیورسٹی اس وقت تک پنجاب یونیورسٹی ہی کہلاتی تھی۔ علاقائی بورڈز میں منقسم نہ ہوئی تھی۔ اس میں نمبروں کے لحاظ سے پہلے دس طلباء میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ہمارے ہی سکول کے متعدد طلباء تھے۔ اول۔ دوم۔ سوئم۔ چہارم اور چھٹی اور ساتویں پوزیشن ہمیں ہی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد بھی سالہا سال تک کیفیت کے لئے ناموری حاصل کرنے والے سکولوں میں ہمارا سکول ممتاز رہا۔ یہ تو صرف Academic اعتبار سے تھا لیکن حقیقتہ" ہمارے سکول کا امتیاز دینیات کے مضمون میں خصوصی مقام کا حامل ہوتا تھا۔ سکول کے منتظمین اس سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو دسویں جماعت تک قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا دیا کرتے تھے۔ جو پنجاب بھر بلکہ متحدہ ہندوستان میں صرف قادیان میں اور پاکستان بن جانے کے بعد ربوہ میں ہی ممکن تھا۔ ہمارے سکول کی یہی خصوصیت تھی جو اس بدستور اس کے وقار اور عظمت میں اضافہ کرتی تھی۔ غیر از جماعت اکابر بھی اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے اسی سکول میں بھجوایا کرتے تھے۔ سکول کا ریکارڈ شاہد ہے کہ علامہ اقبال مرحوم نے بھی اپنا فرزند (اکبر) اسی سکول میں داخل کروایا تھا۔ نیز قادیان ہی وہ دینی مرکز تھا۔ جس طرف اکابرین قوم فقہی مسائل کے حل کے لئے رجوع کیا کرتے تھے۔ بقول مولانا عبدالمجید سالک مرحوم۔ چنانچہ جب اپنے ایک نکاح کے لوازمات کے بارہ میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کو ابہام ہوا۔ تو انہوں نے ایک خاص قاصد بھیج کر جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حضرت حکیم نورالدین صاحب سے راہنمائی حاصل کی۔ اسی سکول کے فارغ التعلیم طلباء بعد میں سینکڑوں کی تعداد میں بیرونی ممالک فریضہ تربیت کامیابی سے ادا کرتے رہے۔ بظاہر باور کرنا مشکل ہے۔ خصوصاً موجودہ دور میں جب کہ دینیات کے مضمون کو محض رسمی طور پر پڑھا کر شہیدوں میں نام لکھوا لیا جاتا ہے۔ دسویں جماعت تک حقیقتہ" قرآن کریم کا مکمل ترجمہ بمع مختصر تفسیر پڑھا دیا جاتا تھا۔ اور یہ اس لئے ممکن تھا کہ عربی چھٹی سے ہی ہمارے ہاں لازمی تھی جس پر زور دینے سے ترجمہ سمجھنے میں آسانی رہتی تھی۔

میں ۱۹۵۶ء میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا" اور ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ایسوسی ایشن کا صدر منتخب ہوا۔ تو ضلع جھنگ کے جملہ ہیڈ ماسٹرز پچیس (۲۵) کے قریب سالانہ اجلاس میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ میں نے انہیں سکول کا راؤنڈ کروایا۔ اور انہیں دعوت دی کہ وہ خود کلاسز میں جا کر تسلی کر لیں کہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ دسویں جماعت تک ختم کرا دیتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے۔ متعدد ہیڈ ماسٹر صاحبان نے کلاسوں میں گھوم پھر کر ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کی کہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ دسویں جماعت تک مکمل طور پر پڑھا دیتے ہیں۔ معزز مہمانوں میں سے دو کا کلاسوں میں خود جا کر اس حقیقت کی تصدیق کرنا مجھے آج تک یاد ہے۔

محترم میاں محمد علی صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی۔ (بعد میں ڈپٹی ڈائریکٹر) اور محترم سید اعجاز علی شاہ صاحب حال ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر) اس خصوصیت کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ کو جو اعزاز حاصل تھا۔ وہ ان کا بیرونی ممالک کے علمی تعلیمی اور مذہبی میدان میں عملی تجربہ تھا۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب امریکہ میں حضرت قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی لندن میں تعلیم و تربیت کا عملی تجربہ حاصل کر چکے تھے اور حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب ماریشس میں رہ کر۔ سٹاف میں ان کی موجودگی سٹاف کے وقار اور شان کو دوبالا کر دیتی تھی۔ ان کی ہر دلعزیزی۔ رواداری اور حکمت عملی ان کا خاص نشان تھی۔ اب تو مذہبی اعتبار سے ہم ایک دوسرے سے بہت دور جا چکے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ طلباء جو آج سے ساٹھ ستر سال پہلے اس سکول میں پڑھ رہے تھے۔ محترم زیڈ۔ اے سلہری صاحب سمیت وہ سب اس امر کے قائل ہیں کہ ہمارے سکول کے سٹاف میں بیرونی ممالک میں تعلیم و تربیت کا موقع پانے والے اساتذہ کی تعداد دوسرے کسی بھی سکول کے سٹاف کی نسبت زیادہ تھی۔ اتفاق سے پچھلے سال تقریباً" ساٹھ سال کے بعد (جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھا کرتے تھے) لاہور میں سلہری صاحب سے ملاقات ہوئی تو عقائد کے اختلاف کے باوجود انہیں یہ حقیقت برملا کہنے میں کوئی باک نہ تھا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ علمی اور مذہبی میدان میں منفرد تھے۔

بقیہ صفحہ ۳

بوڑھے سب جمع ہو جاتے۔ جب اہل مکہ نے پر تاثیر کلام کا اثر دیکھا تو ابن الدغنہ کے واسطہ سے آپ کو بلند آواز سے روکنا چاہا۔ آپ نے انکار فرمایا اور کہا کہ "ابن الدغنہ" تم اپنی امان واپس لے لو۔ میں قرآن کریم بلند آواز سے ہی پڑھوں گا۔ اور پھر ایسا ہی کیا۔

حضرت ابوبکرؓ ہجرت حبشہ نہ کر سکے تو دوبارہ آنحضرت ﷺ سے مدینہ ہجرت کی اجازت طلب کی حضور ﷺ نے فرمایا:۔

ابوبکر انتظار کرو شائد اللہ تمہارا کوئی اور ساتھی پیدا کر دے۔

چنانچہ چند دنوں کے بعد آنحضرت ﷺ کے قتل کا مشورہ کفار نے دارالندوہ میں کیا تو آپ کو ہجرت کی اجازت مل گئی۔ آپ فوراً تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ہجرت کی اجازت مل گئی ہے حضرت ابوبکر پہلے ہی تیار تھے۔ فوراً بولے الصحبۃ یا رسول اللہ کہ اے اللہ کے رسول مجھے بھی ہمراہ لے چلیں آپ کی بیٹی اسماء کہتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے ہجرت کے لئے کچھ رقم بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ باقی راہ خدا میں خرچ کر چکے تھے۔ وہ ساتھ لے گئے ہجرت مدینہ کے مبارک سفر میں حضرت ابوبکر صدیق نے جس وفاداری اور جان نثاری کا نمونہ دکھایا وہ اظہر من الشمس ہے اپنی دو اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بلا معاوضہ پیش کر دی۔ لیکن آپ نے قیمتاً" وصول فرمائی۔ نیز بعض روایات کے مطابق پانچ ہزار درہم بطور زاد راہ کے ساتھ لئے۔ پھر غار ثور میں رسول خدا کی مصاحبت فرمائی جس کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ سفر ہجرت میں راستے میں تاجدار عرب کا یہ بے کس سپاہی آپ کی حفاظت کی خاطر کبھی آگے آتا تو کبھی پیچھے کبھی دائیں تو کبھی بائیں۔ اور اس طور پر آپ یثرب پہنچے۔

عادات کی پختگی

محترم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل اپنی تصنیف حیات نور میں لکھتے ہیں۔

سچ پوچھو تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تربیت کے لئے ایک نہایت ہی اہم زمانہ تھا۔ آپ کو ہر وقت اس امر کی فکر رہتی تھی کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت صحیح معنوں میں ایک------ جماعت کہلا سکے۔ چنانچہ آپ کے دربار میں ہر وقت ہی وعظ و نصیحت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ایسی ہی ایک مجلس ۲۳۔ جنوری ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب بیت مبارک میں منعقد ہوئی۔ اس میں آپ نے مدرسہ کے چھوٹے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

تم جانتے ہو کہ برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اگ آتی ہیں تو بچے اکھیڑ کر ان کی پیپنیاں بناتے ہیں لیکن اگر اس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گذر جاویں تو باوجود یکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گذر جانے پر جوان اور مضبوط ہو جاوے گا۔ لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہو گا۔ پس معلوم ہوا کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اس وقت تک اکھیڑنا آسان ہے۔ جڑ مضبوط ہونے کے بعد دشوار۔ عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بری عادات کا اب اکھیڑنا آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کا ترک کرنا یعنی اکھیڑنا نا ممکن ہو گا۔ بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ اگر شروع ہی سے اس کو دور نہ کرو گے پھر اس کا دور کرنا مشکل ہو گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جس بچے کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے پھر عالم فاضل ہو کر بھی ان سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹتی ہے۔

دوسری نصیحت میں تم کو یہ کرتا ہوں کہ آج اگر تم نماز نہ پڑھو گے تو بڑے ہو کر تو بالکل ہی تم کو نماز کی عادت نہ رہے گی۔

یادرفتگان

محترم حافظ فتح محمد صاحب

محمد انوار الحق گنج مغلپورہ لاہور

محترم حافظ فتح محمد صاحب نہایت مخلص۔ متقی۔ تہجد گزار۔ اور دعاگو انسان تھے۔ توکل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے بڑی سے بڑی مشکل اور تکلیف میں بھی نہیں گھبراتے تھے۔ قدرت ثانیہ کے مبارک دور میں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ایک دفعہ خاکسار کے دریافت کرنے پر کہ آپ نے احمدیت کو کیسے قبول کیا؟ محترم حافظ صاحب نے نہایت پیار اور محبت کے لہجہ میں جواب دیا "کچھ تو عملی مشاہدہ سے اور کچھ خدا تعالیٰ کی بذریعہ رؤیا راہنمائی سے" احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک نہایت ہی پاک تبدیلی ان میں پیدا ہوئی اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس تعلیم کو کہ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے" اپنا مطمح نظر بنایا۔ اور خدا کے فضل اور توفیق سے انہوں نے ہر سچائی کو حقیقت سمجھ کر اختیار کیا اور ہر برائی سے بیزار ہو کر اسے ترک کیا۔

محترم حافظ فتح محمد صاحب کو حلقہ گنج مغلپورہ میں مختلف اوقات میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ آپ قرات کے قواعد و ضوابط پر بھی پورا عبور رکھتے تھے۔ گنج مغلپورہ میں جن دوستوں اور بھائیوں نے آپ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی وہ آپ کے اخلاق حسنہ اور عالم باعمل ہونے کے ساتھ آپ کے بااصول انسان ہونے کی بھی تصدیق کرتے ہیں۔ جنہوں نے آپ سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا ہے وہ بتاتے ہیں کہ حافظ صاحب دوران تعلیم ہر طالب علم کو اس طریق سے پڑھاتے کہ دوبارہ پوچھنے کی نوبت نہ آتی۔ تعلیم کے معاملہ میں آپ بالکل نرمی نہ کرتے بلکہ طالب علم کو بڑے اچھے طریق پر تعلیم دیتے۔ الفاظ کی درستگی اور قرآن مجید صحت کے ساتھ پڑھنا آپ کا مقصود ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص رعب اور دبدبہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ اپنوں اور غیروں میں نہایت عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اپنا ہر کام خدا کے سپرد کرکے بے خوف ہو جاتے۔ جماعت کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ اپنے پیارے امام کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے ہمیشہ دعا کرتے ایک بے خوف اور نڈر بہادر انسان تھے ایک صائب الرائے انسان تھے۔ بڑی آہستگی سے اور نرم الفاظ میں گفتگو کرتے۔ نہایت عاجزی و انکساری کے زیور سے مزین تھے آپ کے پاس بیٹھنے سے ایمان میں تازگی اور روحانی ترقی ہوتی۔ نیکی کا ہر پہلو آپ میں نمایاں تھا۔ سادگی۔ تقویٰ اور حسن اخلاق کا ایسا مرقع تھا کہ ہر ایک آپ کی طرف لپکتا تھا۔ کبھی بھی کسی کام میں خود نمائی کا پہلو نہیں ہوتا تھا۔ سادگی کا بہترین نمونہ تھے محترم حافظ صاحب بالکل سادہ اور پروقار شخصیت کے مالک تھے آپ ایک مخلص خادم سلسلہ تھے پابندی وقت آپ کی زندگی کا ایک نمایاں وصف تھا۔ قرآن مجید نہایت ہی اچھی آواز میں پڑھتے۔ آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر صحیح تلفظ کے ساتھ کہ سننے والے پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ متعدد بار آپ کی اقتداء میں قرآن مجید سننے کا موقعہ ملا۔ جماعتی جلسوں اور اجتماعات میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے سوائے اشد مجبوری کے کبھی ان سے غیر حاضر نہ ہوتے۔

محترم حافظ صاحب ایک جید عالم دین۔ اور قابل رشک استاد تھے۔ بات کو دلائل کے ساتھ سمجھاتے۔ علم حاصل کرنے والوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کرتے آپ کی بول چال بڑی سلجھی ہوئی ہوتی۔ بہت آہستہ آہستہ بولتے اور بغیر مقصد ہرگز بات نہ کرتے۔ ربوہ میں دارالضیافت اور پھر بیت الکرامہ میں آپ سے ملاقات کی سعادت ملتی رہی۔ بڑی دیر تک باتیں کرتے اور اکثر اپنے پرانے دوستوں اور واقف کاروں کے بارہ میں دریافت کرتے۔ اور پھر آخر میں دعا کی درخواست کرکے تمام دوستوں کو محبت بھرا سلام عرض کرنے کے لئے فرماتے۔ لاہور میں آپ کو بہت سے جماعتی اجلاسات اور اجتماعات پر تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب کسی واقف کار دوست کی وفات کا سنتے تو ضرور ان کے لواحقین کو تعزیت کے لئے خط لکھتے بعض اوقات تو صحت اجازت دیتی تو گھر بھی تشریف لے جاتے۔ آپ نے ایک کتاب شائع کرنے کی بھی کوشش کی مگر صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ البتہ "نماز" پر ایک پمفلٹ شائع کیا جو بڑا مدلل اور الفاظ کی درستگی کے اعتبار سے بڑی عمدہ کتاب ہے۔

خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری سے دلی محبت اور لگاؤ تھا۔ اکثر جب لاہور تشریف لاتے تو والد محترم سے ضرور ملاقات کرتے اور سلسلہ کے لٹریچر اور غیر از جماعت اخباروں اور رسائل سے اکٹھے کئے ہوئے حوالہ جات کے بارہ میں تبادلہ خیال کرتے والد محترم حافظ صاحب کے شاگرد بھی تھے اور اکثر ان سے راہنمائی حاصل کرتے۔ جب والد محترم کی وفات ہوئی تو حافظ صاحب نے ظفروال سے تعزیت کا خط لکھا اور بڑے پیارے الفاظ میں ہم سے تعزیت فرمائی ایک بات جس کا آپ نے خصوصی ذکر فرمایا وہ یہ تھا کہ "تمہارے والد صاحب کے پاس سلسلہ کا بڑا پرانا ذخیرہ ہے۔ بڑے اچھے اور پرانے حوالہ جات ہیں ان کی قدر کرنا اور سنبھال کر رکھنا"

الغرض محترم حافظ فتح محمد صاحب گو آج ہم میں موجود نہیں مگر ان کی یادیں مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے ہم مین زندہ ہیں۔ مذکورہ چند سطور کا ذکر اس لئے کیا گیا تاکہ احباب کرام سے دعا کی درخواست کر سکوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو اپنے فضل سے اپنے پیار اور محبت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ نوجوانان احمدیت اپنے بزرگوں کے اوصاف اور اخلاق حسنہ کو مشعل راہ بنائیں اور اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ احمدیت کے نور سے اپنے آپ کو رنگین کریں۔

کیونکہ وہ قومیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں جن کے نوجوان اپنے بزرگوں سے حاصل کی ہوئی تعلیم کو آگے ہی آگے پھیلاتے چلے جائیں کیونکہ ایسے ہی بزرگ بہتوں کی راہنمائی کا باعث بنتے ہیں۔

موصیان کرام

○ جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ ایسے موصی دوست جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر چکے ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اس جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرتے رہیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تحریک جدید کے وعدہ جات مرکز میں جلد از جلد بھجوانے کی ہدایات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے بابرکت الفاظ میں

"جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے۔ اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد لینا شروع کرتے ہیں اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں"۔

پھر فرمایا۔

"جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان وعدوں سے دفتر (یعنی مرکزی دفتر) کو جلد اطلاع دیں"۔

نئے سال کا اعلان ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جماعتیں اولین موقعہ پر وعدے مرکز بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کی غرض

○ "آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔"

(از خطبہ ۱۶۔ نومبر ۳۴ء
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

طب وصحت

معدے کا زخم - زہریلا روگ

Pepticulcer کو عام لوگ معدے کا زخم کہتے ہیں۔ یہ مرض خواتین کی نسبت مردوں میں زیادہ ہے۔ خصوصاً تجارت پیشہ افراد جن کو Under Tension کام کرنا پڑتا ہے' اس مرض سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں سادہ طرز زندگی اپنانے والے لوگ مثال کے طور پر ہمارے کاشتکار بھائی اس مرض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

ویسے تو Pepticulcer خوراک کی نالی' معدے یا چھوٹی آنت میں کہیں بھی ہو سکتا ہے' لیکن عام طور پر یہ زخم معدہ اور چھوٹی آنت کے پچھلے حصے کو متاثر کرتا ہے۔ معدے کی نسبت چھوٹی آنت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ انگریزی میں معدے کے السر کو Gastricuulcer کہتے ہیں۔ کبھی چھوٹی آنت میں ایک زخم پیدا ہو جاتا ہے' اس زخم کے پیدا ہونے میں بہت سے عوامل کار فرما ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ زخم اچانک بھی پیدا ہو سکتا ہے جسے انگریزی میں Acuteulcer کہتے ہیں بعض اوقات accute ulcer' Chronic Ulcer کی شکل اختیار کر لیتا ہے Acuteulcer کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ زخم مختلف اقسام کی ادویات کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے ہو سکتا ہے یا پھر بعض اوقات سر میں شدید ضرب کے لگ جانے سے یا جسم کے کافی حصے کے جل جانے کے باعث یا کسی بڑے آپریشن سے یہ زخم پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر مختلف ادویات کا استعمال بہت عام ہے۔ ڈسپرین' اسپرین جسے شاید بے ضرر خیال کیا جاتا ہے۔ زخم پیدا کرنے میں نمبر ایک ہے۔ اسپرین کے علاوہ اسی نوعیت کی دوسری ادویات بڑی بے تکلفی سے استعمال کی جا رہی ہیں جو کہ سب کی سب بغیر مشورہ استعمال کرنے سے مضر ثابت ہوتی ہیں۔ کوئی دوا معالج کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کی جائے تو بہتر ہے۔ کم سے کم اس طرح کی ادویات کا استعمال کرنے کی بجائے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔ پرانے السر Chroniculcer کے لئے موروثیت کا رول بھی ہے۔ السر کے کچھ مریضوں کی اولاد میں یہ مرض عام آبادی کے مقابلے میں زیادہ ہو سکتا ہے۔

پرانے السر آہستہ آہستہ پیدا ہوتے ہیں' ہمارا معدہ نظام انہضام میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ خوراک کی نالی سے غذا جب معدہ میں پہنچتی ہے تو معدہ اس کو خوب ابالتا ہے۔ اس میں کافی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور اپنی طرف سے اپنی رطوبت جسے انگریزی میں Castricjuice کہتے ہیں' اس خوراک میں شامل کر دیتا ہے۔ اس رطوبت میں اس غذا کو ہضم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ رطوبت ایک تیزابی مادہ ہے' قدرت نے معدے اور آنتوں کو اس رطوبت کی تیزابیت اور ہضم کرنے کی صلاحیت کے مقابلے میں مضبوط' مدافعتی نظام مہیا کیا ہے تاکہ معدہ اور آنتیں محفوظ رہ سکیں لیکن بعض حالات میں قدرت کا مہیا کردہ مدافعتی نظام کمزور پڑ سکتا ہے یا پھر تیزابیت زیادہ ہو جاتی ہے تو اس عدم توازن کی کیفیت میں یہ السر پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

ڈاکٹروں کی متفقہ رائے یہ ہے کہ الکوہل کا استعمال اور تمباکو نوشی نہ صرف معدے کے زخم کو ٹھیک ہونے سے روکتے ہیں' بلکہ ان سے زخم مزید پھیلتا ہے۔ تمباکو نوشی کے بارے میں ہمیں ضرور سوچنا چاہئے۔ اول کوشش ہونی چاہئے کہ ہمیں اس کی عادت ہی نہ پڑے ورنہ کم سے کم اس کے استعمال میں راہ اعتدال اختیار کرنا ضروری ہے جس کے باعث السر کے علاوہ اور بھی بہت ساری بیماریوں سے ہم بچ سکتے ہیں۔

ہمارے ہاں غذا کے استعمال پر مختلف قسم کی ہدایات مریضوں کو دی جاتی ہیں۔ معدہ کے زخم کے مریضوں کے لئے سرخ مرچ نمک وغیرہ تک بند کر دی جاتی ہے۔ دودھ کے استعمال پر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن اس معاملے میں اب یہ خیالات پرانے ہو گئے ہیں۔ اب ماہرین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ خوراک میں ان چیزوں سے زخم پر کوئی اثر نہیں پڑتا' کسی بھی شے کی افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی روش اپنانی چاہئے۔ مریض اگر محسوس کرتا ہے کہ کوئی مخصوص غذا اسے نقصان دیتی ہے تو اسے اس غذا کا کوئی بدل استعمال کر لینا چاہئے اب میں تھوڑا Chroniculcer یا پرانے السر کی علامات کے بارے میں بتاتا چلوں۔

السر کی سب سے اہم علامت پیٹ کا درد ہے جس کو مریض اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ان کے کلیجے میں درد ہے۔ یہ درد عام طور پر پیٹ کے درمیان اوپر والے حصے میں ہوتا ہے۔ درد کا غذا لینے کے وقت سے تعلق ہے۔ بعض اوقات کچھ کھانے کے فوری بعد درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد چند دنوں سے لے کر ایک دو ہفتے تک رہتا ہے پھر آرام آجاتا ہے اور ایک دو ماہ کے عرصے کے بعد دوبارہ درد شروع ہو جاتا ہے۔ السر کے مریضوں کو عام طور پر الٹی کی شکایت ہوتی ہے' معدے کے السر والے مریض الٹی کی زیادہ شکایت کرتے ہیں اور الٹی آنے سے ان کے درد میں افاقہ محسوس ہوتا ہے' اس کے مریض کو بسا اوقات خون کی قے بھی آجاتی ہے' یہ خون زخم سے خارج ہوتا ہے' ان مریضوں کی بھوک تو نارمل ہوتی ہے لیکن چونکہ مریضوں کو خوراک لینے پر درد میں اضافہ ہوتا ہے لہذا وہ خوراک لینے سے خوف کھاتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایسے مریض روزانہ ڈاکٹر تبدیل کرتے ہیں جن کا نقصان ہی نقصان ہے' کوئی بھی ڈاکٹر اس طرح مکمل علاج نہیں کر پاتا اس مرض کی تشخیص کے لئے ڈاکٹر مریض کو سفید سی دوائی پلا کر اس کے معدے اور آنتوں کے X-Rays لیتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک مشین جسے ہم Endoscope کہتے ہیں اس کے ذریعہ ڈاکٹر چند لحات میں معدے' چھوٹی آنت وغیرہ کی تصویر کا خود اپنی آنکھ سے معائنہ کر لیتا ہے اور ریکارڈ کے لئے زخم کی تصویر تک لے لیتا ہے۔ اگر اس مرض کی جانب مناسب توجہ نہ دی گئی تو بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ پھر دوائیوں سے کام نہیں چلے گا' بلکہ اس کے علاج کے لئے معدے کی سرجری کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ لہذا ہمیں بلا تامل اپنی صحت کی جانب توجہ دینی چاہئے اور بروقت مناسب علاج سے مطمئن زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ہفت روزہ حرمت ۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سعیدہ نسیم صاحبہ زوجہ مرزا محمد انور صاحب وصیت نمبر ۱۵۱۰ احاطہ کشن چند دریانوالہ نزد دھوبی گھاٹ بی بلاک امن قزلباش روڈ کوئٹہ ۲۰ لاہور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو دفتر وصیت کو مطلع فرماویں۔

تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ ان کے کام آئے گا۔ کم خوری' کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔"

(خطبہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل المال اول)

والدین اور سیکرٹریان واقفین نو متوجہ ہوں

○ بچوں کے ماہر ڈاکٹرز کی رائے ہے کہ ٹافیاں اور چیونگم وغیرہ بچوں کے لئے مضر صحت ہیں۔ ان سے دانتوں اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے والدین گھروں میں بچوں کو ایسی اشیاء نہ دیں۔ اسی طرح سیکرٹریان واقفین نو سے درخواست ہے کہ بطور انعام' اجلاسوں میں یا انفرادی طور پر بچوں کو ٹافیاں اور چیونگم تقسیم نہ کریں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

نماز کا مغز اور روح

دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں۔ اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکاء اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں پیدا ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

واقفین نو کے والدین سے گذارش

○ وکالت وقف نو واقفین نو سے متعلقہ ایمان افروز واقعات جمع کر رہی ہے۔ مثلاً

(i) کسی کے اولاد نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کی برکت سے اسے اولاد عطا فرمائی۔

(ii) کسی واقف نو بچے کو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے ذریعہ غیر معمولی طور پر شفا عطا فرمائی۔

(iii) بچے کے سلسلہ میں والدین یا کسی اور کو کوئی خواب آئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔

(iv) بچے کے والدین نے بچے میں کوئی اچھی عادت پیدا کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور وہ طریقہ کامیاب رہا۔

(v) بچے کے والدین نے بچے کی کوئی بری عادت دور کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور کامیابی ہوئی۔

(vi) بچے کے والدین نے بچے کی تربیت کی خاطر اپنے اندر کوئی نیک تبدیلی پیدا کی۔

مندرجہ بالا قسم کا کوئی واقعہ ہو تو آپ وکالت وقف نو کو درج ذیل تفصیل کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

نام واقف/واقفہ نو
نام والد
حوالہ نمبر (اگر ہو تو)
مکمل پتہ
واقعہ کی تفصیل

موصیانِ کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں براہ کرم بروقت اپنے نئے پتہ سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کیا کریں تا رابطہ رہے۔

○ تمام موصیان کرام کو ان کے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے حسابات بھجوا دئے گئے ہیں اگر کسی موصی کو حساب نہیں ملا تو براہ کرم دفتر وصیت سے رجوع کریں تا حساب فہمی بروقت ہو اور بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

○ آمد سے مراد موصی کی وہ تمام آمد ہے جو اسے مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر چندہ دہندہ شرط تقویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاص اور ضمیر کی کسوٹی پر باشرح چندہ ادا کرے گا۔ مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہوگا۔

○ ترکہ سے مراد وہ تمام جائیداد یا نقدی یا اثاثے ہیں جو بوقت وفات موصی کی ملکیت ہوں اور جو عرف عام میں ترکہ شمار ہوتے ہوں اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دیئے گئے ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ہفتہ تعلیم

○ کیا آپ نے ہفتہ تعلیم (۷ تا ۱۳ جنوری) منا کر اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دی ہے؟

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ زوجہ محمد ارشد ملک صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۹۸ نے چک نمبر ۸۸۔ج۔ب ضلع فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے لہٰذا ازراہ کرم اگر کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو فوراً دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

نصاب امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء

○ مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء کا نصاب درج ذیل ہے۔ یہ امتحان ۲۳۔مارچ ۱۹۹۴ء کو ہوگا۔

۱۔ ترجمہ کلام الٰہی۔ پارہ ۹ نصف اول
۲۔......اصول کی فلاسفی۔ مکمل
۳۔ بنیادی نصاب

زعماء کرام تمام انصار کو علم و فضل میں ترقی کے اس مرکزی لائحہ عمل سے آگاہ کریں۔ اور وقتاً فوقتاً یاددہانی بھی کراتے رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

خبریں

ربوہ: 24 - جنوری - 1994ء
سردی کا سلسلہ جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ مختصر ترین وقت میں حل کیا جائے گا۔ ایڈہاک ازم کا دور ختم ہو گیا ہے۔ توانائی کے بارے میں وزیر اعظم کی مقرر کردہ ٹاسک فورس کے چیئرمین نے وزیر اعظم کو رپورٹ پیش کر دی۔ نجی شعبے میں ۳۰۰۔ ارب روپے کی سرمایہ کاری کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم پاکستان کو لوڈ شیڈنگ کے بغیر اگلی صدی میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ ماضی میں جامع پالیسی نہ بننے کی وجہ سے ملک لوڈ شیڈنگ اور توانائی کی قلت جیسے مسائل سے دو چار ہے۔

○ وزیر اعظم نے اپوزیشن کو کہا ہے کہ سیاست ادلے کا بدلہ یا کچھ لو اور کچھ دو کا نام ہے۔ اگر اپوزیشن کچھ حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے کچھ دینا بھی ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ چند روز میں دس نئے وزیر حلف اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مذاکرات میں فرار کی راہ اپنا رہا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اہم رہنما چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کے حامی موجودہ حکومت میں اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ وزارت پیداوار ضیاء الحق کابینہ کے وزیر کے پاس ہے۔ پنجاب کی سربراہی آٹھ سال تک ضیاء الحق کی خدمت کرنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ وزارت خزانہ ضیاء کے ایک سابق مشیر اور وزارت خارجہ ضیاء الحق کے ایک بڑے حامی چلا رہے ہیں۔ اطلاعات کا کنٹرول حسین حقانی کے پاس ہے۔ پیپلز پارٹی کے پہلے سو دن ناکامیوں کا مسلسل ریکارڈ ہیں۔

○ مسٹر محمود اے ہارون نے گورنر سندھ کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ وہ مختلف اوقات میں تیسری بار گورنر بنے ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی شرائط تسلیم کرنا حکومت کے لئے ممکن نہیں ہے۔ ایم کیو ایم کے اراکین کی تعداد ایوان میں ایک چوتھائی ہے۔ مگر وہ زیادہ وزارتیں مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں "را" کی تخریب کاریوں کے بارے میں حکومت تحقیقات کر رہی ہے۔ لندن میں انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کے خلاف مقدمات کی سماعت قانون کے مطابق ہو رہی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھرتی سے پابندی جلد اٹھالی جائے گی۔ کابینہ میں ایک دو روز میں توسیع ہو گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی سے ان کا نظریاتی اختلاف ہے۔ بے نظیر کشمیر کے لئے کچھ نہیں کریں گی۔ سابق وزیر اعظم کنٹرول لائن پر گئے تو فوجی افسروں اور جوانوں نے ان کا استقبال کیا۔ سابق وزیر اعظم کو بھارتی افواج کی فائرنگ اور اس سے شہریوں کی مشکلات کے متعلق بتایا گیا۔ انہوں نے چکوٹھی میں جلسہ عام سے بھی خطاب کیا۔ اور کہا کہ وہ کشمیری عوام کو حق خودارادیت دلانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ برسراقتدار ٹولے نے ملک کی نظریاتی سرحدوں کو کمزور کر کے رکھ دیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے لندن میں الطاف حسین سے ملاقات کی۔ سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم، مسلم لیگ اور سندھ نیشنل فرنٹ کے اتحاد پر پی پی پی کو پریشانی لاحق ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ فلور کراسنگ کا بل پاس نہ ہوا تو اسلام آباد میں منڈی لگ جائے گی۔ اور خود پیپلز پارٹی کو اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ جو ایک بار بکتا ہے وہ سو بار بکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں انتخابات مہینوں کی بات ہے۔ اس بار نئے ہتھیار سے سامنے آئیں گے۔

○ پنجاب کے نئے گورنر کے طور پر ملک غلام مصطفیٰ کھر کی تقرری کا فیصلہ تقریباً یقینی سمجھا جا رہا ہے۔ بدھ کو ان کے حلف اٹھانے کا امکان ہے۔ صدر مملکت سے پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر سید فیصل صالح حیات نے ملاقات کی صدر نے وٹو فیصل مبینہ اختلافات کا سختی سے نوٹس لیا اور انتظامی پیچیدگیاں دور کرنے کو کہا۔ ملاقات میں فیصلہ کیا گیا کہ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ میں اختلاف کا سبب بننے والے اور موجودہ سیٹ اپ کو ناکام بنانے والے افسروں کو تبدیل کر دیا جائے۔ چوہدری الطاف حسین کو گورنر پنجاب بنانے کا فیصلہ واپس لے لیا گیا اور کھر کے نام پر صدر اور وزیر اعظم نے اتفاق کر لیا۔

○ وزیر مملکت برائے تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ سیاسی وابستگی والے چیمبرز آف کامرس توڑ دیئے جائیں گے۔ کاروبار اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔ دونوں کام ساتھ نہیں چل سکتے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ میں جماعت کے اندرونی اختلافات ختم کرانے کے لئے مستعفی ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جماعت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ایک راستہ اختیار کیا تھا۔ یہ تاثر غلط ہے کہ میں انتخابات میں ناقص کارکردگی کی بناء پر مستعفی ہوا ہوں۔

○ صوبہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد کامیاب ہونے کا امکان ہے۔ اے این پی نے سرحد اسمبلی توڑنے کا سگنل دے دیا ہے۔ پیپلز پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں کو ۴۲۔ اراکین کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ کسی بھی وقت اسمبلی توڑنے کا مشورہ دے سکتے ہیں۔

خوشخبری
ہر قسم کے نئے پرانے اور پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کیلئے ایک دفعہ ضرور تشریف لائیے اور ہومیوپیتھک علاج کی افادیت سے خود کو مستفید فرمائیے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ شفاء پا جائیں گے۔ اپنی علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
شاہد ہومیو شفاخانہ
بالمقابل چمن عباس راجیکی روڈ ربوہ

احمد برادرز
•۔ فرج •۔ فریزر
•۔ کوکنگ رینج •۔ گیزر
•۔ واشنگ مشین
•۔ ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

ڈیوٹی پروگرام ڈاکٹرز کیوریٹو کلینک ربوہ

			ناغہ
ہومیوپیتھک	ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر	موجد کیوریٹو میڈیسنز اینڈ سمیلز	جمعہ و ہفتہ
〃	ڈاکٹر راجہ رفیق احمد ظفر	کرانک ڈیزیز سپیشلسٹ	جمعہ
〃	لیڈی ڈاکٹر امۃ اللطیف شہناز	ماہر امراض زنانہ و بچگانہ	جمعہ
〃	ڈاکٹر راجہ رشید احمد ظفر	میڈیکل آفیسر	جمعہ
〃	ڈاکٹر مرزا اسلم بیگ	وٹرنری سپیشلسٹ	جمعہ
〃	ڈاکٹر راجہ بصیر احمد الصاد	انچارج کیوریٹو سمیلز	جمعہ

کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون: کلینک: 606
آفس: 771
سیلز: 211283

پتہ

اکسیر موٹاپا ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۶۰٪
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۳۰/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ